سوال

(384) خلع یافتہ عورت کی عدت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر عورت خود خلع طلب کرے تو کیا اس پر بھی عدت ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خلع اصل میں بیوی کے مطالبے پر ہی ہوتا ہے اور بیوی کے مطالبے کے بعد خاوند کے علیحدگی پر راضی ہونے کو ہی خلع کہتے ہیں۔ خاوند سے علیحدگی کرنے والی ہر عورت پر عدت واجب ہے خواہ خاوند نے اسے طلاق یا فسخ یا وفات کی وجہ سے چھوڑا ہو، لیکن اگر دخول سے قبل طلاق ہوئی ہو تو پھر عورت پر کوئی عدت نہیں اس لیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ... ٤٩ سورة الاحزاب

"اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے (یعنی مباشرت) سے پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔"

اور خلع کی عدت کے بارے میں صحیح یہی ہے کہ وہ ایک حیض عدت گزارے گی اس کی دلیل حدیث میں موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لے لیا تو:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔" (صحیح ترمذی (946) ابوداود (2229) کتاب الطلاق باب فی الخلع ترمذی (1186) کتاب الطلاق اللعان باب ماجاء فی الخلع)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ:

خلع حاصل کرنے والی عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا ہے۔ اس عورت پر تین حیض عدت نہیں بلکہ اسے ایک حیض بطور عدت گزارنا ہی کافی ہے۔ جس طرح کہ حدیث میں واضح اور صریح موجود ہے۔ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے چچا جو کبار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے ہیں کا بھی یہی مسلک ہے اور ان کا کوئی مخالف بھی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو بتارہی تھیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اپنے خاوند سے خلع حاصل کرلیا تو اس کے چچا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بنت معوذ نے آج اپنے خاوند سے خلع لے لیا ہے تو کیا وہ (شوہر کے گھر سے اپنے گھر) منتقل ہوجائے ؟ تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جی ہاں، وہ منتقل ہوجائے نہ تو ان دونوں کے درمیان کوئی وراثت ہے اور نہ ہی ایک حیض کے سوا کوئی عدت، صرف ایک حیض کے آنے تک وہ نکاح نہیں کرسکتی اور وہ اس لیے کہ کہیں اسے حمل ہی نہ ہو۔ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سے زیادہ علم والے اور ہم سے بہتر تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ کچھ اہل علم کا یہ بھی کہنا ہے کہ خلع والی عورت کی بھی مطلقہ کی طرح تین حیض عدت ہے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ہی احسن انداز میں ان کا رد کرتے ہوئے کہا ہے :

خلع طلاق نہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم بستری کے بعد ہونے والی طلاق، جو اپنا عدد مکمل نہ کرسکے (یعنی تیسری طلاق نہ ہو بلکہ اس سے کم ہو) پر تین احکام مرتب کیے ہیں جو سب کے سب خلع میں نہیں پائے جاتے :

1۔ خلع میں خاوند کو رجوع کا حق نہیں ہوتا جبکہ طلاق رجعی میں ہوتا ہے۔

2۔ طلاقوں کی تعداد تین ہے اور جب یہ عدد پورا ہوجائے گا عورت مرد کے لیے حلال نہیں رہے گی الا کہ وہ کسی اور مرد سے شادی کرے اور ہم بستری کے بعد اپنی مرضی سے وہ اسے طلاق دے دے تو پھر وہ پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے جبکہ خلع میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

3۔ طلاق میں عدت تین حیض ہے جبکہ ضلع کی عدت ایک حیض ہے۔

لہذا اس بناء پر ہم یہ کہیں گے کہ خلع لینے والی عورت کی عدت اتنی ہی رہے گی جس پر حدیث رسول دلالت کرتی ہے اور وہ ایک حیض ہے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص470

محدث فتویٰ